بیماری کے سبب منت کے روزے نہ رکھ سکیں تو فدیہ دینا جائز ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12960

تاریخ اجراء: 04 صفر المظفر 1445 ھ / 22 اگست 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہندہ نے عمر بھر محرم کے ابتدائی دس دن روزہ رکھنے کی یوں منت مانی کہ: "میرا بیٹا ٹھیک ہو جائے تو میں عمر بھر محرم کے ابتدائی دس دنوں کے روزے رکھوں گی۔" اب اس کا بیٹا تو ٹھیک ہو گیا ہے، لیکن ہندہ بیماری کے سبب وہ روزے رکھنے پر قدرت نہیں رکھتی۔ آپ سے معلوم یہ کرنا ہے کہ اس صورت میں ہندہ کے لیے روزوں کے فدیے کا کیا حکم ہو گا؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر کوئی شخص منت کو کسی ایسے کام پر معلق کرے جس کام کا ہونا وہ چاہتا ہو، تو شرط پائی جانے کی صورت میں یعنی اس کام کے ہونے کی صورت میں اُس منت کا پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ پوچھی گئی صورت میں وہ شرط پائی گئی یعنی ہندہ کا بیٹا ٹھیک ہو گیا تو ہندہ پر اپنی اُس منت کو پورا کرنا واجب ہے۔ لہذا صورتِ مسئولہ میں ہندہ بیماری ختم ہونے پر عمر بھر محرم کے ابتدائی دس دنوں کے روزے رکھے اور جو روزے بیماری کے سبب اب تک قضا ہو چکے ہیں، ان روزوں کو بھی ادا کرے۔ واضح رہے کہ یہاں ہندہ پر منت کی وجہ سے ہر سال محرم کے ابتدائی 10 دن روزے رکھنا لازم ہوئے ہیں، لہذا ان دنوں میں اگر مخصوص ایام آجاتے ہیں تو بعد میں اتنے روزوں کی قضا کرنا بھی لازم ہو گا۔

البتہ روزے کے بجائے اس کا فدیہ ادا کرنے کا حکم فقط شیخِ فانی کے لیے ہے، مطلق مریض کے لیے یہ حکم نہیں۔ شیخِ فانی وہ شخص ہوتا ہے جو بڑھاپے کے سبب اتنا کمزور ہو چکا ہو کہ حقیقتاً اس میں روزہ رکھنے کی طاقت ہی نہ ہو، نہ سردی میں نہ گرمی میں، نہ لگاتار نہ متفرق طور پر اور نہ ہی آئندہ زمانے میں روزہ رکھنے کی طاقت آنے کی امید ہو۔ ایسے شیخِ فانی کے لیے شرعاً حکم یہ ہوتا ہے کہ وہ روزے کا فدیہ ادا کرے خواہ وہ روزہ رمضان کا ہو یا قضا کا ہو یا منت کا ہو، بہر

صورت اس کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ اس روزے کا فدیہ ادا کرے۔ البتہ اگر فدیہ دینے کے بعد شیخِ فانی میں اتنی طاقت آجائے کہ وہ روزہ رکھ سکتا ہے تو اس صورت میں دیا گیا فدیہ نفل شمار ہوگا اور نئے سرے سے روزے کی قضا ذمہ پر لازم آئے گی۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ پوچھی گئی صورت میں ہندہ کے لیے روزوں کے فدیہ کا حکم نہیں ہے بلکہ ہندہ صحت یاب ہونے پر ان روزوں کی قضا کرے۔ ہاں! اگر ہندہ شیخِ فانی کی حد تک بھی نہ پہنچے اور بیماری کے سبب اسے منت کے روزے رکھنے کا موقع بھی نہ ملے، تو اب ہندہ پر ان روزوں کے فدیہ کی وصیت کرنا بھی شرعاً لازم نہیں اور اگر روزے رکھنا کا موقع ملا تھا پھر بھی روزے نہ رکھے تو اب وصیت کرنا شرعاً لازم ہوگا۔

شرط پائی جانے کی صورت میں منت کو پورا کرنا واجب ہوتا ہے۔ جیسا کہ تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: ”فإن (علقه بشرط يريده كأن قدم غائبي) أو شفي مريضي (يوفى) وجوبا (إن وجد) الشرط“ یعنی اگر کوئی شخص نذر کو کسی ایسی شرط پر معلق کرے کہ جس کا ہونا اسے پسند ہو، جیسا کہ وہ کہے اگر میرا غائب شخص لوٹ آئے یا میرے مریض کو شفا مل جائے، تو شرط پائے جانے کی صورت میں اس نذر کو پورا کرنا ہی اس پر واجب ہوگا۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار، کتاب الایمان، ج 05، ص 543-542، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: ”**اگر ایسی چیز پر معلق کیا کہ اُس کے ہونے کی خواہش ہے** مثلاً اگر میرا لڑکا تندرست ہو جائے یا پردیس سے آجائے یا میں روزگار سے لگ جاؤں تو اتنے روزے رکھوں گا یا اتنا خیرات کروں گا۔ **ایسی صورت میں جب شرط پائی گئی** یعنی بیمار اچھا ہو گیا یا لڑکا پردیس سے آگیا یا روزگار لگ گیا **تو اُتنے روزے رکھنا یا خیرات کرنا ضرور ہے۔** یہ نہیں ہو سکتا کہ یہ کام نہ کرے اور اُس کے عوض میں کفارہ دیدے۔“ (بہار شریعت، ج 02، ص 314، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فقیہ ملت حضرت علامہ مولانا مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمہ سے سوال ہوا: ”ہندہ نے اپنی بیماری کی حالت میں دعا مانگی کہ اے خدا میں اچھی ہو جاؤں تو سال بھر ہر جمعہ کو روزہ رکھوں گی۔ خدا کے فضل سے ہندہ اچھی ہو گئی اور کچھ دنوں تک روزہ رکھا، طبیعت پھر خراب ہو گئی۔ اب ہندہ چاہتی ہے کہ اگر روزہ کے بدلے میں اس کا کفارہ ہو تو ادا کر دوں، روزہ نہ رکھنا پڑے۔ برائے کرم آگاہ فرمائیں کہ شریعت کا کیا حکم ہے؟ روزہ ہی رکھنا پڑے گا یا روزے کے بدلے کفارہ دینے سے کام بن جائے گا اور ایک روزے کے بدلے میں کتنا کفارہ دینا پڑے گا؟“ آپ علیہ الرحمہ اس کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ”**صورتِ مسئولہ میں اگر پھر بیمار ہو گئی تو تندرست ہو جانے کے بعد سال میں جتنے**

جمعے کے روزے چھوٹ گئے ہیں ان کی قضار کھے کہ اس قسم کی منت میں روزہ نہ رکھنا اور اس کے عوض میں کفارہ دینا جائز نہیں۔" (فتاوی فیض الرسول، ج02، ص340-339، شبیر برادرز، لاہور)

عورت نے حیض کے سبب منت کا روزہ نہ رکھا، تو اس روزے کی قضا لازم ہے۔ جیسا کہ فتاوی تاتارخانیہ، فتاوی شامی وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے: "والنظم للاول" إذا قالت لله علی ان اصوم یوم الخمیس فجاء یوم الخمیس وھی حائض فعلیھا القضاء" یعنی اگر کسی عورت نے یہ کہا کہ مجھ پر اللہ عزوجل کے لیے ہر جمعرات کے دن روزہ رکھنا لازم ہے، پھر جمعرات کا دن آنے پر وہ حیض سے تھی تو اس پر روزے کی قضاء لازم ہے۔ (الفتاوی التاتارخانیہ، کتاب الصوم، باب النذور، ج03، ص435، مطبوعہ ہند)

مریض نے مرض کے سبب منت کا روزہ نہ رکھا، تو اس روزے کی قضا لازم ہے۔ جیسا کہ محیطِ برہانی میں ہے: "إذا نذر صوم رجب، فدخل رجب، وھو مریض لا یستطیع الصوم الا بضرر أفطر وقضی" یعنی اگر کسی شخص نے رجب کے روزوں کی منت مانی پھر جب رجب کا مہینہ آیا تو وہ اتنا بیمار ہے کہ اس میں روزہ رکھنے کی استطاعت ہی نہیں، تو وہ روزہ چھوڑدے اور بعد میں اس روزے کی قضا کرے۔ (المحیط البرھانی، کتاب الصوم، ج03، ص388، ادارۃ القرآن)

شیخِ فانی منت کے روزوں کا فدیہ ادا کرے۔ جیسا کہ فتاوی عالمگیری، فتح القدیر، فتح باب العنایہ وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے: "والنظم للاول" إذا نذر أن یصوم کل خمیس یأتي علیه فأفطر خمیسا واحدا فعلیه قضاؤه کذافي المحیط۔ **ولو أخر القضاء حتی صار شیخا فانیاً۔۔۔۔۔ فله أن یفطر ویطعم لکل یوم مسکینا** علی ما تقدم، وإن لم یقدر علی ذلك لعسرته یستغفر الله إنه هو الغفور الرحیم، ولو لم یقدر لشدة الزمان کالحر فله أن یفطر وینتظر الشتاء فیقضي کذافي فتح القدیر۔" یعنی اگر کسی شخص نے ہر جمعرات کو روزہ رکھنے کی منت مانی پھر کسی ایک جمعرات اس نے روزہ نہ رکھا تو اس پر روزے کی قضا لازم ہے، جیسا کہ محیط میں مذکور ہے۔ اور اگر اس نے روزے کی قضاء کو مؤخر کیا یہاں تک کہ شیخ فانی ہو گیا۔۔۔ تو اب اُس کے لیے جائز ہے کہ وہ افطار کرے اور ہر روزے کے بدلے ایک دن کسی مسکین کو کھانا کھلائے جس کی تفصیل ماقبل گزر چکی ہے۔ اگر وہ تنگدستی کی وجہ سے فدیہ دینے پر بھی قادر نہ ہو تو اب وہ اللہ عزوجل سے معافی مانگے کہ بے شک وہ غفور اور رحیم ہے، ہاں اگر وہ موسم کی شدت کی بنا پر مثلاً گرمیوں میں روزہ رکھنے پر قادر نہ ہو تو اسے جائز ہے کہ وہ روزہ چھوڑدے اور

سردیوں کا انتظار کرے پھر (سردیوں میں) روزے کی قضا کرے، جیسا کہ فتح القدیر میں مذکور ہے۔(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصوم، ج 01، ص 209، مطبوعہ پشاور، ملتقطاً)

فتاوٰی شامی میں اس حوالے سے منقول ہے: "**لو نذر صوما معینا فلم یصم حتی صار فانیا جازت له الفدیة**، بحر۔ "یعنی اگر کسی شخص نے معین دن کے روزے کی منت مانی پھر روزہ نہ رکھا یہاں تک کہ شیخ فانی ہو گیا تو اب روزے کا فدیہ دینا جائز ہے، "بحر"۔" (ردالمحتار مع درالمختار، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ج 03، ص 472، مطبوعہ کوئٹہ)

روزے کا فدیہ ادا کرنے کا حکم فقط شیخِ فانی ہی کے لیے ہے۔ جیسا کہ فتاوٰی رضویہ میں ہے: "بعض جاہلوں نے یہ خیال کر لیا ہے کہ روزہ کا فدیہ ہر شخص کے لئے جائز ہے جبکہ روزے میں اسے کچھ تکلیف ہو، ایسا ہرگز نہیں۔ **فدیہ صرف شیخ فانی کے لیے رکھا ہے جو بہ سبب پیرانہ سالی حقیقۃً روزہ کی قدرت نہ رکھتا ہو، نہ آئندہ طاقت کی امید کہ عمر جتنی بڑھے گی، ضُعف بڑھے گا اُس کے لیے فدیہ کا حکم ہے۔**" (فتاوی رضویہ، ج 10، ص 521، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

سیدی اعلیٰ حضرت ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: "**جس جوان یا بوڑھے کو کسی بیماری کے سبب ایسا ضعف ہو کہ روزہ نہیں رکھ سکتے انہیں بھی کفارہ دینے کی اجازت نہیں بلکہ بیماری جانے کا انتظار کریں، اگر قبل شفا موت آجائے تو اس وقت کفارہ کی وصیت کردیں**، غرض یہ ہے کہ **کفارہ اس وقت ہے کہ** روزہ نہ گرمی میں رکھ سکیں نہ جاڑے میں، نہ لگاتار نہ متفرق، اور جس عذر کے سبب طاقت نہ ہو **اُس عذر کے جانے کی امید نہ ہو، جیسے** وہ **بوڑھا** کہ بڑھاپے نے اُسے ایسا ضعیف کردیا کہ گنڈے دار روزے متفرق کرکے جاڑے میں بھی نہیں رکھ سکتا تو **بڑھاپا تو جانے کی چیز نہیں، ایسے شخص کو کفارہ کا حکم ہے۔**" (فتاوی رضویہ، ج 10، ص 547، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

انتقال کے بعد میت کی طرف سے فدیہ ادا کرنے کے حوالے سے صدر الشریعہ علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: "اگر یہ لوگ اپنے اُسی عذر میں مر گئے، اتنا موقع نہ ملا کہ قضا رکھتے تو ان پر یہ واجب نہیں کہ فدیہ کی وصیت کر جائیں پھر بھی وصیّت کی تو تہائی مال میں جاری ہوگی اور **اگر اتنا موقع ملا کہ قضا روزے رکھ لیتے، مگر نہ رکھے تو وصیّت کر جانا واجب ہے** اور عمداً نہ رکھے ہوں تو بدرجہ اَولیٰ وصیّت کرنا واجب ہے اور وصیّت نہ کی، بلکہ ولی نے اپنی طرف سے دے دیا تو بھی جائز ہے مگر ولی پر دینا واجب نہ تھا۔" (بہار شریعت، ج 01، ص 1005، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net